

ڈاکٹر حبیب اللہ خان سجاد آحمہ

جمعہ کی نما ز



جمعہ کی نماز کا حکم

جمعہ کی نماز ہر مسلمان بالغ وعاقل اپنے وطن میں رہنے والے لیعنی مقیم پر جب چھوڑنے کا کوئی شرعی عذر نہ ہو، فرض عین ہے۔
اراللہ تعالی فرماتے ہیں «اے ایمان والو جب تہمیں جمعہ کی نماز کی دعوت دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو"

۲۔ رسول النَّا اللّٰه فرماتے ہیں "قوموں کو جمعہ چھوڑنے سے روکا گیا ہے اگر انہوں نے اللّٰہ کے حکم کی فرمانبر داری نہ کی تو ان کے دلوں پر مہر لگا دی جائے گی اور پھر وہ غفلت کرنے والوں میں سے ہوں گے"۔" جن پر جمعہ کی نماز واجب نہیں ہے

ہ عورت، بیجے ، مسافر پر جمعہ واجب نہیں ہے اور اس طرح اس مریض پر بھی واجب نہیں ہے جو انتہائی مشقت کی وجہ سے جمعہ کی نماز میں

پ حاضر نہ ہو سکتا ہو۔ اور اگر بیہ لوگ جمعہ کی نماز میں حاضر ہو گئے تو انکی جمعہ کی نماز ٹھک ہے اور اگر نہ ہوئے تو ظہر کی نماز بڑھیں گے۔

مندر جات/مشتملات

جمعہ کی نماز کا حکم
جن پر جمعہ واجب نہیں ہے
جمعہ کے دن کی فضیلت
جمعہ کے صحیح ہونے کی شرائط
جمعہ کی نماز کا طریقہ
دو خطبو
دو خطبوں کا حکم
دو خطبوں کا حکم
دو خطبوں کے مستحبات
دو خطبوں کے مستحبات
دو چمعہ میں ممنوع نہیں

(۱) رواه مسلم

وہ چیزیں جو جمعہ کے دن مستحب ہیں۔

مسافر کی تضویر

جمعہ کے دن کی فضیات

ہفتے کے دنوں میں سے جمعہ کا دن سب سے بہترین دن ہے اور اس دن سے اللہ تعالی نے صرف اُمّت مسلمہ کو نوازا ہے۔ اور اسکی فضیلت میں بہت ساری احادیث وارد ہو کیں ہیں۔

بیار کی تصویر

ار سول النافي الله فرمات بين «سورج كے نكلنے سے شروع ہونے والے ونوں ميں سب سے پہترين دن جمعہ كا دن ہے جس ميں آدم كو پيدا كيا گيا انہيں جنت ميں داخل كيا گيا اور اسى دن انكو جنت سے نكالا گيا"(۱)

۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی لٹی آیا ہی نے فرمایا 'جس نے عنسل کیا پھر جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لیے آیا اور جواسکے مقدر میں تھا وہ نماز پڑھی، پھر امام کے خطبے سے فارغ ہونے تک خاموش رہا پھر امام کے ساتھ نماز پڑھی تو اس سے اس جمعہ اور گذرے ہوئے جمعہ کے اور تین دن زائد کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔ ('')

(۱) رواه مسلم (۲) رواه مسلم

س۔ حضرت ابو مریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول النَّافَالِیَا اللہ نے فرمایا " یا نچوں نمازیں، ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک کے تمام گناہوں کا کفارہ ہیں۔ اگر اس نے اسے آپ کو گناہ کبیرہ سے بحالیا " (")

اللہ عنہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے "کہ رسول اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ ہم سے پہلی امتوں کو جمعہ کے دن سے دور رکھا گیا پس یہودیوں کے لیے خاص دن، ہفتے کا دن تھا اور نصاری کے لیے اتوار کا دن تھا۔تو اللہ نے ہمیں جُدا کیا اوار جمعہ کا دن عطا کیا۔ پھر جمعہ کو پہلے کر دیا پھر ہفتہ اور پھر اتوار اس طرح وہ قیامت کے جمعہ کو پہلے کر دیا پھر ہفتہ اور پھر اتوار اس طرح وہ قیامت کے دن بھی ہم سے پیچھے ہوں گے ہم دنیا کے اعتبار سے پیچھے آنے والوں میں سے ہیں اور قیامت کے دن او لین میں سے ہیں کونکہ فیصلہ کیا مت میں سب سے پہلے امت محمدی کے بارے میں فیصلہ کیا عائما۔ اس

۵۔ نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ رسول النہ اللہ عیدین اور جمعہ کی نماز میں "سبح اسم ربک الاعلی ، وہل إِتاك حدیث الغاشیة "(۵) پڑھتے تھاور جب عید اور جمعہ ایك دن میں جمع ہو جاتے تو پھر بھی ان دونوں نمازوں میں یہی دو سور تیں ہی پڑھتے تھے۔

الدہفتے کے دنوں میں سے جمعہ کا دن سب سے بہترین دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم گو پیدا کیا گیا، انکو جنت سے اتارا گیا، ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی دن وہ فوت ہوئے۔ اسی دن قیامت قائم ہو گی اور اسی دن ایک الیا لحمہ آتا کہ اس لمحے اور وقت میں انسان اللہ سے جو بھی مانگتا ہے وہ اسکو دے دیا جاتا ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ لحمہ سال میں ایک دفعہ آتا ہے؟ پس میں نے جواب دیا ہر جمعہ والے دن یہ لمحہ اور وقت لوٹنا ہے۔ مضرت کعب فرماتے ہیں کہ حضرت کعب نے تورات پڑھی تو کہا رسول النے اللہ اللہ نے بھی فرماتے ہیں کہ عضرت عبداللہ بن سلام سے ملا اور انکو حضرت کعب کے ساتھ ملاقات کے بارے میں بتلایا۔ پس حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا کہ کیا آپ کو پتہ ہے کہ یہ کونسات وقت ہے؟ حضرت ابوم یہ و مایا کہ کیا آپ کو پتہ ہے کہ یہ کونسات وقت ہے؟ حضرت ابوم یہ و مایا کہ کیا آپ کو پتہ ہے کہ یہ کونسات وقت ہے؟ حضرت ابوم یہ و مایا کہ کیا آپ کو پتہ ہے کہ یہ کونسات وقت ہے؟ حضرت ابوم یہ و مایا کہ کیا آپ کو پتہ ہے کہ یہ کونسات وقت ہے؟ حضرت ابوم یہ و مایا کہ کیا آپ کو پتہ ہے کہ یہ کونسات وقت ہے؟ حضرت ابوم یہ و کہا کہ کیا آپ کو پتہ ہے کہ یہ کونسات وقت ہے کہا کھے اس

(۳) رواه مسلم (۴) رواه مسلم (۵) رواه مسلم

وقت کے بارے میں بتلا دیجے تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ جمعہ کے دن کا آخری گھنٹہ ہے۔ تو میں نے کہا کہ وہ آخری گھنٹہ کیے ہو سکتا ہے؟ (حالانکہ رسول النائیلیم اللہ نے فرمایا اس وقت کے بارے میں کہ جب وہ لمجہ یا وقت انسان پر آئے اور وہ نماز پڑھ رہا ہو) اور میں کہ جب وہ لمجہ یا وقت انسان پر آئے اور وہ نماز پڑھ رہا ہو) اور آخری وقت میں تو نماز نہیں پڑھی جاتی اس پر حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا آپ نے رسول النائیلیم اللہ کا یہ قول نہیں سنا جس میں وہ فرماتے ہیں کہ جو وقت مسلمان کا نماز کی انتظار میں گذرتا ہے یہ وقت بھی نماز میں شار ہوتا ہے لینی گویا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے۔ میں نے جواب دیا جی ہاں با لکل ایسے ہی کہ وہ انہوں نے فرمایا تو یہ اسی قبیل میں سے ہے۔

2- جمعہ تمہارے بہترین دنوں میں سے ہے پس اس میں مجھ پر کثرت سے درود بھے پر پیش کیے جاتے ہیں تو صحابہ کرام نے کہا ہمارے درود آپ الٹی آیا پہر کیسے پیش کیے جاتے ہیں تو صحابہ کرام نے کہا ہمارے درود آپ الٹی آیا پہر کیسے پیش کیے جاتے ہیں حالانکہ آپ الٹی آیا پہر کی بھریاں بوسیدہ ہو چکی ہوں گی تو رسول الٹی آیا پہر اند نے فرمایا "اللہ تعالی نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو حرام کر دیا ہے" (۱)

جمعہ کے صحیح ہونے کی شرائط

ا. پہلی شرط ہے لیعنی جمعہ کی نماز باقی نمازوں کی طرح وقت سے پہلے بھی جائز نہیں اور بعد میں بھی جائز نہیں ہے اور اسکا وقت ظہر کی نماز کا وقت ہے۔

دوسری شرط جمعہ کے لیے جماعت کا ہونا ہے پس ایک آدمی یا تین سے کم کا جمعہ کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

۳. جمعہ کے لیے تیسری شرط استیطان ہے اسکا مطلب ہے ہے کہ جمعہ کی نماز اس جگہ پر پڑھنا جائز ہے جہاں ہر موسم میں لوگ بستے ہوں اور کسی بھی موسم میں نہ گرمی میں اور نہ ہی سردی میں وہاں سے لوگ ہجرت کرتے ہوں۔ صحرا اور خیموں میں رہنے والوں نے اگر جمعہ کی نماز پڑھی تو جائز ہے البتہ ان پر واجب نہیں ہے۔

۴. چوتھی شرط یہ ہے کہ جمعہ سے پہلے دو خطبے پڑھے جائیں کیونکہ اسی پر رسول لٹا ہی آئی اللہ نے جمعی اختیار کی ہے۔







جعه کی نماز کا طریقه

جمعہ کی نماز کی دو رکعتیں ہیں امام ان میں اونجی آواز میں قراءِت کرے اور مسنون رہے ہے کہ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ الجمعہ کی قراءت کرے اور دوسری میں فاتحہ کے بعد منافقون پڑھے۔ یا پہلی میں سورۃ الغاشیۃ پڑھے۔

دو خطبے

دو خطبول کا حکم

دونوں خطبے واجب ہیں اور وہ جمعہ کی صحت کے لیے شرط ہیں اور خطبے عربی زبان میں دیے جائیں اگر اکثریت عربی سمجھنے والوں کی ہو اور اگر وہ جملوں سے معانی نکال سکتے ہوں تاکہ لوگوں کو عربی سکھنے پر ابھارا جا سکے اور رسول الٹی اللّہ کی سنت بھی پوری ہو جائے۔ اور اگر اکثریت عربی نہ سمجھنے والوں کی ہو تو خطبے دوسری زبانوں میں بھی دیے جاسکتے ہیں۔ کیونکہ خطبہ سے مقصود صرف خطبہ دینا نہیں ہے بلکہ



جمعه كا يا لينا

مسلمان پر لازم ہے کہ وہ جمعہ کی نماز کے لیے جلدی کرے اگر وہ لیٹ ہو گیا لیکن امام کو دوسری رکعت کے رکوع میں یا لیا تو وہ اپنی نماز کو پورا کرے اور وہ جمعہ پانے والا شار ہو گا۔ اور اگر وہ دوسری رکعت کو بھی نہ پاسکا تب وہ ظہر کی نماز پڑھے گا اور اسی طرح اگر نیند یا کسی اور وجہ سے اس سے جمعہ کی نماز رہ گئی تب بھی وہ ظہر کی چار رکعتیں پڑھے گا

وہ اعمال جو جمعہ کے دن مستحب ہیں۔

ا۔ جمعہ کے دن سورۃ الکہف پڑھنا مستحب ہے کیونکہ رسول الیُّن اللّٰہ فرماتے ہیں» جس نے جمعہ کے دن سورۃ الکہف پڑھی تو نور کے ذرمیان کے وقت کو اسکے لیے روشن کر دیا جاتا ہے" (ا)

سر جمعہ کے دن عنسل کرنا اور خوشبو لگانا مستحب ہے کیونکہ رسول الناہ اللہ اللہ فرماتے ہیں "جو آدمی جمعے کے دن عنسل کرتا ہے اور بقدر استطاعت پائی حاصل کرتا ہے اور اپنے سر میں تیل لگاتا ہے یا اپنے گھر کی خوشبو لگا تا ہے اور لوگوں کو اذبیّت پہنچائے بغیر جمعہ کی نماز گھر کی خوشبو لگا تا ہے اور لوگوں کو اذبیّت پہنچائے بغیر جمعہ کی نماز کے لیے نکلتا ہے پھر حسب قدر ت نماز پڑھتا ہے اور امام کے خطبے کے دوران خاموش ہو جاتا ہے تو اس کے اس جمعہ اور پہلے جمعہ کے در مہان کیے گئے گناہ بخش دیے جاتے ہیں"(")

ور ممیان بے (۱) رواہ الحاکم (۲) رواہ الحاکم (۳) رواہ بخاری احکام اسلام پر متنبّه کرنا اور انکی تعلیم دینا مقصود ہے البتہ دوسری زبانوں میں خطبہ دیتے وقت آیات کو عربی ہی میں پڑھیں اور پھر ترجمہ کر کے ان لوگوں کو بتائیں۔

خطبہ کو کامل اور پورا کرنے والی چیزیں

خطبہ جمعہ کے ارکان میں سے نہیں ہے بلکہ عرف عام میں جس چیز پر خطبے کا اطلاق ہوتا ہے وہی خطبہ ہے۔ لیکن کمال خطبہ یہ ہے کہ خطیب یہ چیزیں پڑھے۔

ا۔ اللہ کی تعریف کرے۔

۲-» اشهدان ، لا اله الله ، اشهدان محمد عبده ورسوله»

٣- نبي الله ويتما پر درود سبيح-

م۔ اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرے

۵۔ قرآن میں سے چند آیات کی تلاوت کرے۔

۲۔ لوگوں کو اچھے کاموں کی نصیحت کرے۔

دونوں خطبوں کے مستحمات

ا۔ جمعہ کے خطبے میں یہ مستحب ہے کہ منبر پر خطبہ دیا جائے۔

۲۔ جمعہ کے خطبہ میں دوسری مستحب چیز سے کہ خطیب منبر پر چڑھنے کے بعد لوگوں کو سلام کرے۔

س۔ خطیب کادونوں خطبوں کے در میان تھوڑا سا بیٹھنا بھی جمعہ کے مستحبات میں سے ہے۔

۷۔ جمعہ کے خطبوں کو چھوٹا کرنا بھی جمعہ کے خطبوں کے مستحبات میں سے ہے۔

۵۔ دونوں خطبوں میں دعا مانگنا بھی مستحب ہے۔

وہ چیزیں جن سے نماز جمعہ میں روکا گیا ہے

ا۔ جمعہ کے دن خطبہ کے دوران باتیں کرنا ممنوع ہے کیونکہ آپ الیُمْ الِیَّا الِیُّا الِیُّا الِیُّا الِیُّا الیُّ نے فرمایا «اگر آپ نے جمعہ کے دن خطبے کے دوران اپنے دوست سے خاموش ہو جا بھی کہا تو آپ نے لغو کام کیا"۔"

۲۔ لوگوں کی گردنوں کو پھلانگنا مکروہ ہے۔ البتہ اُمام کے لیے اس لیے جائز ہے کہ اسکا امامت کی جگہ تک پہنچنا ضروری ہے۔ یا اس خالی جگہ تک پہنچنا خروں ہے۔ یا اس خالی جگہ تک پہنچنے کے لیے بھی پھلانگنا جائز ہے جہاں تک لوگوں کی گردنوں کو پھلانگے بغیر نہ پہنچا جا سکتا ہو۔

(۱) رواه بخاری

جعہ کے مسائل

ا۔ منبر کی تین سیر صیاں ہونا سنت ہے کیونکہ رسول الٹا اللہ کے منبر کی تین سیر صیاں تھیں۔

۲۔ جمعے والے دُن بعض لوگ جمعہ کی نماز سے پہلے دائرے میں جاتے ہیں اور ایک آدمی انکو قرآن کی چند آیات پڑھ کر ساتا ہے یہاں تک کہ جمعہ کی اذان ہو جاتی ہے یا پھر ترانے گاتے ہیں اور او پی آواز میں اجتماعی ذکر کرتے ہیں یہ سنّت میں نہیں ہے۔

جب امام منبر پر بیسٹھ جائے تو ایک ہی آذان مشروع ہے جیسا کہ رسول الٹھ آلیلی اللہ، ابو بحر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اللہ عنہ کے زمانے میں ہوتا تھا اور حضرت عثان رضی اللہ عنہ کے دور میں جو ایک ہی آذان مدینہ میں دی جاتی تھی اسکی وجہ یہ تھی کہ لوگوں کو جمعہ کے وقت کے داخل ہونے کے بارے میں بتلایا جا سکے اور آ جکل چونکہ لوگوں کو آسانی سے پتہ چل جاتا ہے کہ جمعہ کا وقت داخل ہو گیا ہے اس آذان کی ضرورت نہیں ہوتی۔



س۔ اگر نمازی امام کے خطبے کے دوران آ جائے تو بیٹھنے سے پہلے مختصر سی

۸۔ جمع کے دن خطیب خطبے کی دعا میں صرف شہادت کی انگلی کو

بلند کرے گا۔ استنقاء اور بارش کو روکنے کے متعلق دعا کے علاوہ

محسی اور دعا میں ہاتھ اٹھانا جائز نہیں ہے۔ حضرت حصین بن

عبدالرحمٰن فرماتے ہیں "میں نے رسول النا اللہ کو خطبہ دیتے

ہوئے دیکھا آپ النی ایکی تیلی خطبے میں دعا کے وقت شہادت کی انگلی کو

بلند کے ہوئے تھے"(۱)

دو رکعتیں پڑھ لے۔ کیونکہ رسول الٹی اللہ فرماتے ہیں "جب تم سے کوئی جمعہ والے دن امام کے خطبے کے دوران مسجد میں آ جائے تو اسے جاسے کہ بیٹھنے سے پہلے مختصر سی دو رکعتیں بڑھ لے۔"("

(۱) رواه این خزیمه (۲) رواه اِحمه



منبر کی تین سٹر هیاں

۵۔ نماز جمعہ سے پہلے کوئ سنت نہیں ہے لیکن مستحب سے ہے کہ اذان سے پہلے مطلق نفل پڑھے کیونکہ رسول اللہ اللہ فرماتے ہیں "جس نے جمعہ کے دن عنسل کیا اور بقدر استطاعت پائی حاصل کی ، پھر تیل لگایا یا اپنے گھر کی خوشبو استعال کی پھر وہ جمعہ کی نماز کی طرف چلا اور صفوں کو پھلا نگنے سے گریز کیا اور فرض نماز ادا کی۔ اور امام کے خطبے کے وقت خاموش رہا تو اس کے اس جمعے اور گزرے ہوئے جمعہ کے در میان کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔ "

۱۔ جمعہ کی نماز کے بعد دو رکعت سنت پڑھے کیونکہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اٹٹٹٹلیکم اکرم جمعہ کی نماز کے بعد دو رکعت سنت گھر میں پڑھا اور میں پڑھے اور میں پڑھے اور میں پڑھے اور افضل یہ ہے کہ وہ یہ چار رکعتیں گرھے میں پڑھے۔ ا

کے جب عید اور جمعہ اکشے آ جائیں تو زیادہ اختیاط یہی ہے کہ عید اور جمعہ دونوں پڑھے ،اگر اس نے عید پڑھ لی تو کم از کم ظہر کی نماز ضرور پڑھے اور دور دراز رہنے والوں کو رخصت دے دی جائیگی کہ وہ عید کی نماز پڑھنے کے بعد جمعہ کی نماز کے لیے نہ لوٹیس۔ ایاس بن ابی رملہ شامی سے مروی ہے "میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھ رہے تھے کہ آپ کبھی رسول الٹیٹیالیکی اللہ کے ساتھ دو عیدوں میں حاضر ہوئے؟ تو انہوں نے کہا جی ہاں۔ رسول الٹیٹیالیکی اللہ دن کی ابتدا میں عید کی نماز پڑھا کرتے تھے اور جمعہ کی نماز کے بارے میں رخصت دے دیتے تھے اور فرمایا جو دونوں کو جمع کرنا چاہے تو وہ جمع کر سکتا ہے"(")



(۱) رواه الدارمی (۲) رواه مسلم

(۳) رواه إحمد